مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، میں ایک کمپنی میں ٹھیکیداری کرتا ہوں، وہاں جو شخص کام دیتا ہے وہ پیسے مانگتا ہے، وہ کہتا ہے میں اسی ریٹ میں کام دیتا ہوں، جس پر کمپنی چاہتی ہے، کیا اس شخص کو پیسے دینا حرام ہے؟ کیا پیسے دے کر میرا کام لینا جائز ہے؟ قرآن وسنت کی روشنی میں فرمادیں۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً

واضح رہے کہ جو مال کسی سے ظلماً یعنی بلا کسی حق کے حاصل کیا جائے، شرعاً وہ رشوت کہلاتا ہے۔ پھر رشوت لینے والے کے لئے اُس مال کا لینا کسی بھی حالت میں جائز نہیں اور دینے والے کے لئے ایسی صورت میں دینے کی گنجائش ہے، جب کہ نہ دینے کی صورت میں اُس کا کوئی ثابت شدہ جائز حق مارا جا رہا ہو۔ رشوت لینا تو حرام ہے ہی، شدید مجبوری کے بغیر رشوت دینا بھی حرام ہے، حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے دونوں پر لعنت فرمائی۔ ”لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراشی والمرتشی“ تاہم رشوت لینے اور دینے میں فرق یہ ہے کہ رشوت لینے والا تو بہر صورت گنہگار ہے، البتہ اپنا ثابت شدہ جائز حق وصول کرنے کیلئے جب اس کا متبادل بھی نہ ہو تو ضرورتاً اس کی گنجائش ہے۔

بشرط صحت بیان صورت مسئولہ میں ٹھیکیدار کا ٹھیکہ حاصل کرنے میں کوئی ایسا ذاتی حق نہیں ہے کہ اس کے لئے وہ رشوت دے کر اس کو حاصل کرے لہذا کمپنی کے ملازم کیلئے ٹھیکہ دینے پر رشوت لینا تو حرام ہے ہی۔ اسی طرح رشوت دے کر ٹھیکہ لینا بھی ناجائز و حرام ہے۔

١. قال الله تعالیٰ: سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ المائدة، جزء آيت: ۴۲

٢. اتفقوا جميع المتأولين لهذه الآية على أن قبول الرشاء محرم، واتفقوا على أنه من السحت التي حرمه الله تعالى، والرشوة تنقسم إلى وجوه: منها: الرشوة في الحكم، وذلك محرم على الراشي والمرتشي جميعًا، وهو الذي قال فيه النبي صلى الله عليه وسلم: لعن الله الراشي والمرتشي، وهو الذي يمشي بينهما، فذلك لايخلو من أن يرشوه ليقض له بحقه أو بما ليس بحق له۔ الجامع لأحكام القرآن الكريم للجصاص ٢،۴۳۳ لاہور سہیل اکیڈمی

٣. عن عبد الله ابن عمرو رضي الله عنهما قال: لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الراشي والمرتشي۔ سنن أبي داؤد، كتاب

الأقضية / باب في كراهية الرشوة ٢ ـ ٥٠٤ رقم: ٣٥٨٠ دار الفكر بيروت

٤. وشرعًا ما يأخذه الآخذ ظلماً بجهة يدفعه الدافع إليه من هذه الجهة۔ قواعد الفقه ٣٠٧

٥. ودفع الرشوة لدفع الظلم أمر جائزٌ۔ الهداية ٣ ـ ٣٤٥ الأمين كتابستان ديوبند، وكذا في الشامي ٦ ـ ٤٢٣ كراچی، ٩ ـ ٦٠٤ زكريا۔ واللہ اعلم بالصواب

العبد الضعیف

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

٢٦ صفر المظفر ١٤٤٥ 13 ستمبر 2023

الجواب صحیح

الجامعة الأشرفية دار الافتاء شارع فیروز پور لاہور پاکستان

دار الافتاء
رقم الافتاء: 158/21
التاریخ: 13/9/23
الجامعة الاشرفية شارع فیروز پور لاہور

الجواب صحیح

13 ستمبر 2023

٢٦ صفر المظفر ١٤٤٥